10534 ـ والدین لباس ٹخنوں سے نیچے کرنے پر اصرار کرتے ہیں

سوال

میں نے بہت ساری احادیث سنی اور پڑھی ہیں کہ سلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنی واجب ہے، اور میں یہ سنت پوری کر رہا ہوں، لیکن اگر گھر والے چاہتے ہوں کہ ان کا بیٹا ایسا نہ کرے تو پھر حکم کیا ہو گا ؟
میرے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے، میرے والدین بہت ناراض ہوتے ہیں کہ میں چھوٹی پتلونیں پہنتا ہوں، اور والدین کو ناراض کرنا کبیرہ گناہ ہے، میرا گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کہ مجھے کیا فیصلہ کرنا چاہیے اور میں اس کے متعلق کیا کروں ؟
اسی طرح میری یہ بھی گزارش ہے کہ آپ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ان شاء اللہ کہ ملازمت ملنے کی صورت میں یہ لباس ملازمت کے مواقع پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، آپ مجھے یہ بھی بتائیں کہ میرے لیے والدین اور گھر والوں کی بات ماننی کب واجب ہے، یا کہ مجھے سنت کی پیروی کرنی چاہیے، اس موقف کے متعلق میرے دل میں ہر وقت کھٹکا رہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کو اسبال کہا جاتا ہے، اور یہ حرام ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ٹخنوں سے نیچے تہہ بند اور چادر جہنم میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5787).

اور اگر کوئی یہ کہے کہ:

میں اپنا کپڑا (یا پینٹ وغیرہ) تکبر سے نیچے نہیں رکھتا بلکہ یہ عادت سی بن چکی ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی سزا آگ ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور اگر اسبال یعنی کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہونے کے ساتھ اس تکبر اور اکڑ بھی ہو تو پھر اس کی سزا اور بھی زیادہ اور شدید ہے اور وہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوئی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسبال چادر، اور قمیص اور پگڑی میں ہے، جس کسی نے بھی اس میں سے کچھ بھی تکبر کے ساتھ اتراتے ہوئے کھینچا اللہ تعالی روز قیامت اسکی جانب دیکھے گا بھی نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4085) سنن نسائی حدیث نمبر (5334) اس کی سند صحیح ہے.

دوم:

جب آپ کو علم ہو چکا کہ سلوار یا کوئی کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، تو آپ اور ہر مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ حرام کام کے ارتکاب سے اجتناب کرے، اور خاص کر کبیرہ گناہ کے تو نزدیک بھی نہیں جانا چاہیے.

اور پھر لوگوں کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے حرام کام کا ارتکاب کرنا ویسے ہی جائز نہیں، چاہیے وہ آپ کے والدین میں سے ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی کے کاموں میں ہے "

اسے امام نسائی اور امام ابو داود نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (3921) اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (181) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھیں:

" جس کسی نے بھی اللہ تعالی کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کو ناراض کیا تو اللہ تعالی اسے لوگوں سے کافی ہو جاتا ہے، اور جس کسی نے لوگوں کی راضی رکھنےکے لیے اللہ تعالی کو ناراض کیا تو اللہ تعالی اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے "

اسے امام ترمذی نے کتاب الزہد حدیث نمبر (2338) میں روایت کیا ہے.

اور آپ کا یہ خوف کہ کہیں ملازمت کا موقع نہ ضائع ہو جائے تو آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ رزق تو اللہ سبحانہ

و تعالى كے ہاتھ ميں ہے، اور كوئى بھى جان اس وقت تك مرے گى نہيں جب تك وہ اپنا رزق پورا نہ كر لے.

اور آپ اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ فرمان بھى ياد ركھيں:

اور جو كوئى اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتا ہے اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے روزى بھى وہاں سے عطا كرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھى نہيں ہوتا، اور جو اللہ تعالى پر توكل اور بھروسہ كرتا ہے اللہ تعالى اسے كافى ہو جاتا ہے، يقينا اللہ تعالى اپنا كام پورا كر كے ہى رہےگا، اللہ تعالى نے ہر چيز كا ايك اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق (2 - 3).

اور يہ خدشہ آپ كے ليے نافرمانى كرنے كا جواز فراہم نہيں كرتا كہ آپ كے ليے نافرمانى كرنى جائز ہو جائيگى.

اور اگر كوئى شخص يہ كہے كہ:

اگر ميں حرام كام كرنے پر مجبور ہو جاؤں تو كيا ميرے ليے يہ فعل جائز ہو جائيگا ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ:

يہ يقين كرنا ضرورى ہے كہ واقعتا مجبورى ہے بھى كہ نہيں، اگر تو معاملہ مجبورى تك پہنچ گيا ہے يعنى كوئى اس پر جبر كر رہا ہے اور انسان اسے كرنے پر مجبور ہو تو پھر اسكے ليے صرف اتنا جائز ہو گا جو اس كى ضرورت پورى كرے، اس سے زائد نہيں.

اس كى مثال يہ ہے:

باپ بيٹے سے كہے اگر تو نے اپنا كپڑا يا پينٹ ٹخنوں سے اونچى كى تو ميں تمہيں گھر سے نكال دونگا، اور بيٹے كے پاس كوئى اور گھر نہيں جہاں وہ رہائش اختيار كر سكتا ہو، اور بيٹے كو يقين ہو يا اس كا ظن غالب يہ ہو كہ حقيقتا والد اپنى دھمكى پورى كريگا، تو اس حالت ميں بيٹے كے ليے ٹخنوں سے نيچے كپڑا كرنا جائز ہو گا حتى كہ اللہ تعالى اس كے ليے وہاں سے نكلنے كى كوئى راہ بنا دے.

سوم:

اور آپ كا يہ كہنا كہ: " ميں يہ سنت پورى كر رہا ہوں "

آپ كو علم ہونا چاہيے كہ كپڑا اور پينٹ وغيرہ ٹخنوں سے اونچا ركھنا واجب ہے، نہ كہ صرف سنت، ليكن سنت يہ ہے كہ كپڑا اور تہہ بند سلوار وغيرہ نصف پنڈلى تك ركھى جائے، اور انسان كو اس سنت ميں اختيار ہے كہ وہ چاہے

اس پر عمل کرے یا چھوڑ دے، کیونکہ سنت کی تعریف علماء نے یہ کی ہے:

" جس پر عمل کرنے والے کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اور ترک کرنے والے کو گناہ نہیں "

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ جو آدھی پنڈلی تک پہنا جاتا ہے وہ تہہ بند ہے، اور توب اس طرح نہیں بلکہ اسمیں سنت یہ ہے کہ آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک ہو، اور اسی طرح پینٹ بھی ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک رکھنی چاہیے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تہہ بند کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں "

اسے نسائی نے کتاب الزینۃ حدیث نمبر (3529) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (4922) میں صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .